274

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۲۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷	مورخہ ۲۰ رجب ۱۳۵۸ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۵ ستمبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۰۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے حضورؐ کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کان میں درد کی تکلیف ہے۔ البتہ آنکھوں کی تکلیف میں افاقہ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں؛

سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ دُعائے صحت کی جائے؛

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ ڈلہوزی سے چند روز کے لئے تشریف لائے ہیں؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا کی تباہی کا ہولناک نظارہ

"خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ میری پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہوں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازہ پر ہیں۔ کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے۔ اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا تعالےٰ کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سُنے۔ کہ وہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

برطانیہ آج ۱۹۱۴ء کے مقابلہ میں زیادہ تیار ہے۔ آخر میں مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ آج ہم اس امر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جس سے ہم بچنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن مستعمرات کی عملی اور دنیا کے بیشتر حصہ کی اخلاقی امداد ہمارے ساتھ ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۶ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرمسالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی۔ مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس ہے۔ جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

دوائی اٹھرا
محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں جو ہمیشہ بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دوا خانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچے زمین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور چار پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عمہ) (نوٹ) فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

دی مغل لائن لمیٹڈ بمبئی

قائم شدہ ۱۸۷۸ء باہم شدہ ۱۸۹۹ء

سب سے پہلی جہازراں کمپنی جو ساٹھ سال سے حاجیوں کی خدمت کر رہی ہے

اطلاع ملی ہے کہ امسال

حج اکبر ہوگا

رمضان عید سے پہلے سفر کرنے والے عازمان حج کے لئے

شرح کرایہ میں رعایت

تاریخ روانگی

ایس۔ ایس جہانگیر ۔۔۔ ۶۰۹۶ ٹن ۔۔۔ بمبئی سے ۱۷ ستمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
کراچی سے ۱۰ ستمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا

دوسرے جہازوں کی عارضی تاریخیں (صحیح تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائے گا)

ایس۔ ایس علوی ۔۔۔ بمبئی سے ۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
" " ۔۔۔ کراچی سے ۵ اکتوبر " " "
ایس۔ ایس جہانگیر ۔۔۔ بمبئی سے ۱۹ اکتوبر " " "
" " ۔۔۔ کراچی سے ۲۲ اکتوبر " " "
ایس۔ ایس علوی ۔۔۔ بمبئی سے ۱ نومبر " " "
" " ۔۔۔ کراچی سے ۱۰ نومبر " " "

موسم کے آخر تک دوسرے جہاز تھوڑے تھوڑے وقفہ سے روانہ ہونگے

شرح کرایہ معمولاً (جس میں قرنطینہ اور سینی ٹیشن فیس مبلغ ۹ روپے بھی شامل ہے)

	بمبئی سے جدہ	کراچی سے جدہ
فرسٹ کلاس	۵۲۱ روپے	۴۹۷ روپے
[illegible]	۳۴۶ روپے	۳۲۲ روپے
	۱۲۸ روپے	۱۲۶ روپے

مزید تفصیلات کے لئے ذیل کے کسی پتے سے خط و کتابت کیجئے

دی مغل لائن لمیٹڈ بمبئی

میسرز گرہیم ٹریڈنگ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ کراچی — میسرز ٹرنر مارسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ۔ کلکتہ

انگلستان کی خبریں

لنڈن یکم ستمبر۔ پریوی کونسل کے اجلاس میں ملک معظم نے ان آرڈرز ان کونسل پر دستخط کر دیئے جو بحری۔ بری اور ہوائی فوجوں کی مکمل لام بندی کے متعلق ہیں۔

حکومت نے جنگ کے خطرہ کی وجہ سے لندن کو فی الفور خالی کر دینے کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔ ہوائی جہازوں کی آمد و رفت قطعی طور پر ممنوع قرار دیدی ہے محکمہ تار و ڈاک خانہ حکومت نے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے حکومت جرمنی کو یہ الٹی میٹم دیا گیا ہے کہ جب تک حکومت جرمنی یہ یقین نہ دلا دے کہ وہ حکومت پولینڈ کے خلاف جارحانہ کارروائی نہ کرے گی۔ اور اپنی افواج پولش علاقہ سے واپس نہ بلائیگی ملک معظم کی حکومت بلا تامل وہ وعدے پورے کرنے پر مجبور ہوگی جو اس نے پولینڈ سے کر رکھے ہیں " یہ الٹی میٹم ہر فان ربن ٹراپ کی وساطت سے ہر ہٹلر کو پہنچ چکا ہے مگر ابھی تک جرمنی کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ مسٹر چیمبرلین نے پارلیمنٹ میں اس الٹی میٹم کے متعلق بتایا کہ اگر اس کا نتیجہ خاطر خواہ نہ ہوا تو برطانیہ جنگ میں کودنے کو تیار ہے کل ہم نے دفاعی طیاریوں کی تکمیل کے مزید اقدامات کئے تھے اور آج صبح تمام بحری۔ بری۔ اور فضائی طاقتوں کو مکمل تیاری کا حکم دیدیا گیا ہے علاوہ ازیں انگلستان اور دوسرے برطانوی ممالک میں اور بھی اقدامات کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ برطانوی کابینہ کے تمام وزراء نے اپنے اپنے استعفے مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کے سپرد کر دیئے ہیں تاکہ وزیر اعظم صورت حالات کے پیش نظر نئی جنگی وزارت مرتب کر سکیں۔ معلوم ہوا ہے نئی جنگی وزارت میں جس کے صدر مسٹر چیمبرلین ہونگے مسٹر ایڈن اور مسٹر چرچل نے شامل ہونا منظور کر لیا ہے ایک اخبار نویس کے بیان کے مطابق برطانوی باشندے محسوس کرتے ہیں کہ جنگ کی تیاری کے لئے جو کچھ انہیں کرنا چاہیئے

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

تھا وہ کر چکے ہیں اب وہ یہ نہیں کہیں گے کہ اگر جنگ ہوئی تو ہم کیا کریں گے؟ بلکہ وہ یہ کہیں گے کہ اگر جنگ نہ ہوئی تو ہم کیا کریں گے؟

کل دوپہر کے وقت لنڈن کے لوگوں نے جرمنی کے سفارت خانہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر خیال کیا کہ شاید کسی نے سفارتخانہ کو آگ لگا دی ہے لیکن یہ خیال غلط نکلا تھوڑی دیر کے بعد جلے ہوئے کاغذات کے ٹکڑے ہوا میں اڑتے ہوئے نظر آئے۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن سفیر نے چند مخفی دستاویزوں کو جلایا تھا۔

ڈیفینس منسٹری نے اعلان کیا ہے کہ رات کے وقت تمام لنڈن شہر میں روشنی گل کر دی جایا کرے۔

جرمنی کی خبریں

برلن یکم ستمبر۔ ہر ہٹلر نے جرمن پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ڈینزگ اور کاریڈر جرمنی کے تھے اور جرمنی کے ہیں۔ اگر ان علاقوں میں جرمنی کی حکومت نہ ہو تو وہاں سخت وحشیانہ کارروائیاں عمل میں لائی جاتی رہیں گی۔ میں نے ایک دفعہ اور پُر امن طریق سے اپنا مطالبہ منوانے کی کوشش کی۔ اور میں نے تین دن انتظار کیا۔ مگر پولینڈ نے وارسا سے اپنا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ اندریں حالات ہم نے یہی مناسب سمجھا کہ پولینڈ نے جو سلوک ہمارے ساتھ کیا ہے ویسا ہی سلوک اس کے ساتھ کیا جائے۔

برلن یکم ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق برلن سے تمام بچے۔ بوڑھے اور عورتیں دیہاتی مقامات میں بھیج دی گئی ہیں۔ برلن میں ہر طرف فوجی نظر آتے ہیں۔ ریلوے سٹیشنوں پر فوجوں کی روانگی کے مناظر نہایت ولولہ انگیز ہیں۔ مشرقی پرشیا اور سلواکیہ کے تمام سرحدی مقامات۔ دیہات اور شہر آبادی سے خالی کرا دیئے گئے ہیں۔ پرشیا کی سرحد پر اس وقت تین لاکھ جرمن فوج پہنچ چکی ہے۔ جرمن جنگی بیڑہ بحیرہ بالٹک کی طرف روانہ ہو گیا ہے اور پولش کوریڈر کی طرف جنگی جہاز بڑی تیزی سے جا رہے ہیں۔ سلواکیہ میں فوجوں اور اسلحہ کاروں سے بھری ہوئی ٹرینیں پہنچ رہی ہیں۔ اس وقت تک لاکھوں کی تعداد میں فوج سلواکیہ میں پہنچ چکی ہے۔

برلن ۲ ستمبر۔ برطانوی سفیر مقیم برلن نے حکومت برطانیہ کی طرف سے آخری تحریری تنبیہہ ہر فان ربن ٹراپ وزیر خارجہ جرمنی کے سپرد کر دی ہے ہر فان ربن ٹراپ نے برطانوی سفیر کو جواب دیا کہ وہ یہ تنبیہہ ہر ہٹلر کو دکھا دیں گے۔

ہٹلر نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ میں نے فوجوں اور بمبار طیاروں کے ڈرائیوروں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ بم کا جواب بم سے دیں اور زہریلی گیس کا جواب زہریلی گیس سے دیا جائے میں نے چھ سال فوج کو بنانے میں صرف کئے ہیں۔ میں جرمنی سے اب قربانی چاہتا ہوں کیونکہ میں آپ ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے خود تیار رہوں۔

ہٹلر نے ایک نیا قانون جاری کیا ہے جس کی رو سے غیر ملکی براڈکاسٹنگ خبریں سننے کی ممانعت کر دی گئی ہے اور اعلان کیا گیا ہے کہ جس شخص کو غیر ملکی خبریں ریڈیو پر سنتے دیکھا گیا اسے سزائے موت دی جائے گی۔

جرمن دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے مشرقی پرشیا کی طرف سے حملہ کیا تھا۔ انہوں نے کوٹوس پر قبضہ کر لیا ہے۔ فضائی بیڑے نے متعدد پولش ہوائی مستقروں پر شدید بمباری کی اور جنگی بیڑے نے خلیج ڈینزگ پر بہت سے مقامات پر قبضہ کر لیا۔ بمبار طیاروں نے بندرگاہ گڈینیا پر بمباری کی۔

پولینڈ کی خبریں

وارسا ۲ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل جرمن طیارے جرمن فوجوں کے حملہ سے ایک گھنٹہ قبل پولینڈ کی فضاء پر پرواز کرتے ہوئے دیکھے گئے جب جرمن افواج نے بغیر کسی قسم کا الٹی میٹم دیئے تین اطراف سے پولینڈ پر حملہ بول دیا۔ تو ان طیاروں نے بمباری شروع کر دی۔ جرمن طیاروں کی بمباری سے وارسا۔ کارگو اور دیلونا میں بے شمار عمارتیں نذر آتش ہو گئیں۔ ان کے علاوہ جرمن طیاروں نے چھ اور شہروں پر بھی آتش افروز اور گیس سے بھرے ہوئے بم برسائے جن سے سینکڑوں آدمی ہلاک ہو گئے۔ یہ بمباری پُر امن شہریوں پر کی گئی۔

جمہوریہ پولینڈ کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ تمام قوم کو متحد ہو کر میدان میں نکل آنا چاہیئے۔ اور جرمنی کی بربریت کا دندان شکن جواب دینا چاہیئے۔

وارسا ۲ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی کی فوجوں نے اس وقت تک جس قدر حملے پولینڈ کی سرحدات پر کئے ہیں وہ سب ناکام رہے ہیں۔

حکومت پولینڈ نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر نے یہ غلط کہا ہے کہ پولینڈ جنگ کا محرک ہوا ہے پولینڈ نے مصالحت کی کوشش کی۔ لیکن جرمنوں نے اس کا جواب بربریت سے دیا۔

جن جرمن فوجوں نے مشرقی پرشیا کی سرحد سے حملہ کیا تھا وہ پولش خطوط کو توڑنے میں ناکام رہی ہیں۔ پولوں نے ان کو پسپا کر دیا ہے۔

جرمن فوجیں اس وقت تک کسی پول شہر پر قابض نہیں ہو سکیں پول افواج بڑی بے جگری سے جرمنوں کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پول فوجوں نے ۱۴ کے قریب جرمن بمبار طیارے پولش کاریڈر کے قریب طیارہ شکن توپوں کے فائر تک سے نیچے گرا لئے ہیں۔

وارسا ۲ ستمبر۔ ایک فوجی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سرحدات پر جنگ جاری ہے۔ کیٹو وائس پر گھمسان کی جنگ

شروع ہے۔ پولش توپ خانہ نے ایک جرمن مسلح گاڑی اور سات ٹینکوں کو تباہ کر دیا بہت سے جرمن سپاہی اسیر بنا لئے گئے

کل کی ہوائی تاخت کے متعلق ایک عینی شاہد کا بیان ہے۔ کہ ۴۱ جرمن طیارے مشرق کی طرف سے شہر پر حملہ آور ہوئے طیاروں پر طیارہ شکن توپوں سے فائر کئے گئے جو بے حد مؤثر ثابت ہوئے اور جرمن طیارے زیادہ بلندی پر پرواز کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ایک جرمن طیارہ نے جو زیادہ بلندی پر نہ تھا بہت سے بم شہر پر پھینکے۔ مگر یہ بم ایک غیر آباد جگہ پر پڑے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنگ اس قدر گھمسان کی تھی کہ لوگ خطرے کو بھول گئے اور اس فضائی جنگ کو کھڑے دیکھتے رہے۔ آج جرمن طیاروں نے دن بھر ہر ہٹلر کی ہدایات کی تعمیل کرتے ہوئے شہری آبادی پر بم نہیں برسائے شہر میں گشت کرنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ حالات اعتدال پر ہیں۔ ایک جرمن طیارہ کو آگ لگ گئی۔ مگر جرمن ہوا باز بچ گئے۔ پولش پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا۔

وارسا کی ایک اور اطلاع ہے۔ کہ جنگ بدستور جاری ہے۔ مشرقی پرشیا اور سلواکیہ کی طرف سے جو حملے ہو رہے تھے وہ ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ حکومت جرمنی کا یہ دعویٰ ہے کہ کل رات جرمن فوجیں پولش کاریڈر میں داخل ہو گئیں۔ مگر پولش حلقوں نے اس کی تردید کر دی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جرمنی عام شہریوں پر بھی حملے کر رہے ہیں۔ ۱۳۰ آدمی ہلاک ہوئے ہیں جن میں ۱۱ فوجی سپاہی ہیں۔

وارسا کے علاوہ گڈینیا اور ۱۷ دیگر شہروں پر بم باری کی گئی ۱۶ جرمن جہازوں کو گولی مار کر نیچے گرا دیا گیا ۲ پولش ہوائی جہاز بھی تباہ ہو گئے سارے پولینڈ میں مارشل لاء کا اعلان کر دیا گیا ہے

آج وارسا پر جرمن ہوائی جہازوں نے چھ مرتبہ بم باری کی۔ پولینڈ والوں کا بیان ہے کہ آج پولینڈ کی فوج نے ۱۰۰ ٹینکوں اور ۳۴ بمبار جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے اور ۵۰۰ جرمن سپاہیوں کو قیدی بنا لیا ہے۔

وارسا میں پولینڈ کے پریذیڈنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر امن قائم ہونے سے پہلے پہلے پریذیڈنسی کا عہدہ خالی ہو جائے تو میں اس کے لئے مارشل سمگلی کو جانشین مقرر کرتا ہوں۔

ایمسٹرڈم ۲ ستمبر۔ پولش ٹیلیگراف ایجنسی کا بیان ہے کہ اس وقت تک پولینڈ کے قصبات اور شہروں پر ۹۰ ہوائی حملے کئے جا چکے ہیں جن کے نتیجہ کے طور پر ۱۳۰ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان میں ۱۱ فوجی سپاہی اور باقی سول آبادی کے ہیں اور ان میں زیادہ تعداد بچوں اور عورتوں کی ہے

فرانس کی خبریں

پیرس یکم ستمبر کو فرانس کے کابینہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ فرانس ہر حالت میں پولینڈ کا ساتھ دے گا اور اپنے وعدوں کو پورا کرے گا۔

حکومت فرانس نے پیرس کے باشندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پیرس سے فی الفور دیہاتی مقامات میں چلے جائیں۔ حکومت نے باشندوں کو یقین دلایا ہے کہ انہیں موٹروں اور ریل گاڑیوں کا انتظام حکومت کی طرف سے کر دیا جائے گا۔

پیرس ۲ ستمبر۔ وزیر اعظم فرانس نے آج ایک تقریر میں کہا۔ کہ پولینڈ آزاد قوم ہے اسے اپنی سیاسی آزادی کو برقرار رکھنے کا حق حاصل ہے۔ اس کے علاوہ جرمن کے حملے نے اسے اب تمام یورپ کی آزادی کا سوال بنا دیا ہے۔

حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ وزراء کی کونسل فرانس کے جنگی انتظامات کو بنظر استحسان دیکھتی اور فیصلہ کرتی ہے کہ فرانس اپنے اقدامات پر مضبوطی سے ڈٹا رہے۔

ہندوستان کی خبریں

شملہ ۲ ستمبر سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ گورنر جنرل باجلاس کونسل کی رائے میں ملک میں تشویشناک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے گورنر جنرل باجلاس کونسل نے حکم جاری کیا ہے کہ ہندوستان میں فوجی افسر جو ریزرو فوج میں سنٹر شپ سٹاف کے زمرے میں شامل ہیں جنہوں نے یا تو حکومت کی پیشکش قبول کر کے یا رضاکارانہ طور پر ہنگامی حالات میں خدمات سرانجام دینے کا عہد کیا ہے ان سب کو بذریعہ اعلان ہذا فوجی سروس کے لئے طلب کیا جاتا ہے

امرتسر ۲ ستمبر۔ جنگی خبروں سے ہندوستان کی منڈیوں میں کھلبلی مچ گئی ہے کل اور آج تمام دن بمبئی اور ولایت میں منعقد شدہ سودے یہاں کے بیوپاریوں کی طرف سے دی گئیں۔ کپڑے کی منڈیوں میں بہت رونق ہے مال کی خرید و فروخت بہت ہو رہی ہے جاپان کے وولن شال۔ وولن تاگا اور ۶۰ سے ۱۰۰ کی ولایتی ململ کی قیمتوں اور گیہوں کے نرخوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اٹلی سے یہاں کے بیوپاریوں کو تار موصول ہوئے ہیں۔ کہ ان کے مالوں کے آرڈر منسوخ کئے گئے ہیں۔

شملہ یکم ستمبر۔ انڈین نیشنل ایرویز نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ دور جانے والے مسافروں کی کثرت کی وجہ سے طیارے بہت مصروف رہیں گے۔ اس لئے تا اطلاع ثانی لاہور، شملہ اور دہلی کی فضائی سروس بند کر دی گئی ہے۔

کلکتہ ۳۱ اگست جمشید پور کی اطلاع ہے کہ ٹاٹا کمپنی کے تقریباً ۵۰ جرمن ملازمین سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اپنا کام بند کر دیں اور ان کی نقل و حرکت پر نگرانی کی جا رہی ہے

مدراس ۲ ستمبر۔ صوبہ مدراس کے ۱۵ مقتدر اور سرکردہ لیڈروں نے اہل ملک سے اپیل کی ہے کہ وہ آئندہ جنگ میں برطانیہ کی پوری مدد کریں کیونکہ جو بات برطانیہ کے لئے خطرناک ہے وہ ہندوستان کے لئے بھی کچھ کم خطرناک نہیں۔ اگر خدانخواستہ برطانیہ اس جنگ میں کامیاب نہ ہوا تو دنیا سے جمہوریتیں ناپید ہو جائیں گی۔

لاہور ۲ ستمبر پنجاب پریس کو سنسر کرنے کے لئے حکومت نے ایک فوجی افسر مقرر کر دیا ہے وہ ہفتہ کے روز افسر متعلقہ خبر رساں ایجنسیوں اور اخباروں کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے تاکہ ہدایات

برطانیہ نے اعلان جنگ کر دیا

آج (۳ ستمبر) ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے شملہ سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں بیان کیا۔ کہ حکومت برطانیہ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے کیونکہ اس نے پولینڈ پر نہایت ظالمانہ حملہ کیا اور توقع ظاہر کی ہے کہ تمام ہندوستانی حکومت کی ہر طرح امداد کریں گے۔ رات کے ۱۰ بجے شہنشاہ معظم کا ایک پیغام بھی جنگ کے متعلق براڈکاسٹ کیا گیا۔

متفرق خبریں

لاہور ۲ ستمبر۔ سنا جاتا ہے کہ امرتسر کے ضمنی انتخاب میں احرار اور کانگرسی امیدوار کے درمیان مصالحت کی کوشش ہو رہی ہے

لنڈن ۲ ستمبر برطانوی گورنمنٹ نے جنگی اخراجات کے لئے ۵۰ کروڑ پونڈ منظور کئے ہیں ایک دن میں ۱۷ ہنگامی قوانین پاس کر کے ملک معظم کی منظوری حاصل کی گئی برطانوی کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۸ اور ۴۰ سال کی درمیانی عمر والوں کو فوجی سروس کے لئے بلایا جائے۔

جنگ کے سلسلہ میں احتیاطی تدابیر کے طور پر لنڈن اور دیگر شہروں کے چڑیا گھروں کے زہریلے سانپ اور خطرناک جانوروں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ روما کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت اطالیہ نے ایک بیان میں اعلان کیا ہے۔ کہ اطالیہ کوئی جارحانہ اقدام نہیں کرے گا۔

واشنگٹن ۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ تازہ بین الاقوامی حالات و واقعات کے پیش نظر امریکہ کے قانون غیر جانبداری میں جلد ترمیم کی جائے گی۔ اس قانون کے رو سے امریکہ سامان جنگ ممالک غیر کو ارسال نہیں کر سکتا۔ لیکن ترمیم کی رو سے امریکہ سامان حرب برطانیہ اور فرانس کی طرف بھیج سکے گا۔ اور غیر جانبدار رہتے ہوئے بھی جنگی امداد کر سکے گا۔ مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ نے پارلیمنٹ میں غیر جانبداری

شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۵۲ - مخالفوں کی اصلاح کی کوشش

جو اصحاب پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اخلاص رکھتے تھے اور دینی خدمات بجالاتے رہے۔ مگر بعد میں ٹھوکر کھا کر مخالف ہو گئے۔ ان سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناامید نہ ہوتے تھے۔ بلکہ اگر کوئی آدمی اس امر کے واسطے موزوں ملتا جو ان سے ملاقات کرے اور نصیحت کرے تو ایسے آدمی کو ان کے پاس بھیجتے اور ان کی اصلاح کی کوشش کرتے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی جیسا دشمن جس نے ملک بھر میں پھر کر کفر کے فتوے لگوائے۔ اسکی طرف بھی بعض دفعہ کسی آدمی کو مقرر فرماتے۔ اور بہت نرمی اور محبت کرنے کی تاکید فرماتے۔ مسٹر محمد رسل ویب جو کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خط و کتابت سے مسلمان ہوا تھا۔ مگر اس کے ہندوستان آنے پر متمول مسلمانان ہند کے زیر اثر ہونے کے سبب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملنے قادیان نہ آیا۔ اور حضور کو خط لکھنا بند کر دیا۔ اس کے متعلق حضور نے عاجز راقم کو ۱۹۰۲ء میں فرمایا کہ میں اسکے ساتھ خط و کتابت کروں۔ چنانچہ میں نے اسے خط لکھا اور اس نے اپنے جواب میں اس امر کا اقرار کیا۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے مجھے دھوکہ دیا۔ اور مجھے ان سے بہت نقصان ہوا۔ اس کے بعد جب کبھی اسے کوئی شخص اسلام کی طرف مائل معلوم ہوتا میرے ساتھ اسکی خط و کتابت کراتا۔ چنانچہ مسٹر اینڈرسن (احمد) نے اسی کے ترغیب دینے پر مجھے خط لکھا۔ اور بعد میں احمدی مسلمان ہوا۔ اور میرے ایام اقامت امریکہ میں ہر طرح سے امداد کی۔ افسوس ہے کہ مسٹر ویب میرے امریکہ جانے سے قبل فوت ہو گئے۔ لیکن اپنی زندگی کے آخر تک وہ مجھے محبت بھرے خطوط لکھتے رہے۔

مفتی محمد صادق از کراچی

تلاش گمشدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راجہ علی محمد صاحب افسر مال لاہور کا لڑکا بشیر احمد جو ایف۔ ایس سی میں تعلیم پاتا ہے۔ ۲۳ اگست ۳۹ء کو بلا اطلاع لاہور سے کہیں چلا گیا ہے جس کی وجہ سے راجہ صاحب کو بہت تشویش ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس بشیر احمد آیا ہو یا اس کا پتہ کسی کو معلوم ہو تو فوراً وہ راجہ علی محمد صاحب افسر مال لاہور اور نظارت ہذا کو اطلاع دے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اگر بشیر احمد اس اعلان کو پڑھے تو وہ اپنے والدین کی خدمت میں فوراً حاضر ہو جائے۔

ناظر امور عامہ

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۵ اگست میں ہندوستان کے لیڈران کے نام خطبہ نمبر جاری کرانے والے اصحاب کی فہرست میں نمبر ۵ پر "غلام محمد صاحب ملتان" لکھا گیا ہے۔ وہاں ملک شیر محمد صاحب مجوکہ ملتان ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اخبار ملک صاحب موصوف نے جاری کرایا تھا۔

مینجر

نیشنل لیگ کے جلسہ سیالکوٹ کا التوا

ضلع سیالکوٹ کے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیالکوٹ شہر میں ۱۰ ستمبر ۱۹۳۹ء کا مجوزہ جلسہ اور جلوس بوجوہ ملتوی کر دیا گیا ہے

جائنٹ سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ

تحریک جدید کی قربانیوں کے متعلق مخلصین کے

مخلصانہ جذبات کا اظہار

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی خدمت میں بھائی نور احمد صاحب سنوری حلقہ مسجد مبارک قادیان لکھتے ہیں۔

حضور تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی میں اولین فہرست میں شامل ۳۱ اگست آخری تاریخ مقرر ہے (آخری تاریخ بجائے ۳۱ اگست کے ۷ ستمبر کی شام ہے جن جماعتوں اور افراد کا چندہ ۷ ستمبر کی شام تک مرکز میں پہونچ جائے گا وہ ۱۵ اگست کی میعاد کے اندر سمجھا جائے گا۔ فنانشل سیکرٹری) مگر چونکہ آج ۳۱ اگست کو آخری جمعرات کی وجہ سے دفاتر بند ہیں رقم داخل نہیں ہو سکتی۔ ایسا نہ ہو کہ میں اس ثواب سے محروم رہوں۔ جو اللہ تعالے کے حضور اولین کے لئے مقرر ہے۔ اس لئے میں آج ہی حضور کی خدمت میں ۱۴/۱۵ روپے کا چک پیش کر کے درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالے میری یہ حقیر قربانی قبول فرمائے۔ اور مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی فوج میں شمار ہونے کی توفیق بخشے۔

(۲) بابو شمشیر علی صاحب جہلم سے لکھتے ہیں۔

تحریک جدید کے پہلے تین سال میں نے چندہ نہیں دیا۔ پانچویں سال میں حضور نے فرمادیا۔ کہ پہلے سالوں کا چندہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ جو احمدی اس طرح پانچ سال کا چندہ ادا کر دے۔ اس کا نام پانچ ہزار والی فوج کی فہرست میں شامل ہو جائیگا چنانچہ حضور کے اس ارشاد کے ماتحت میں نے پہلے تین سال کا چندہ ادا کرنے کا عہد کیا۔ جو حضور نے منظور فرمایا۔ اور میں اپنی معمولی رفتار سے ادا کر رہا تھا۔ مگر جب حضور کا خطبہ ۴ اگست پڑھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ اسی وقت بقیہ رقم کا انتظام کر کے ارسال ہے میرا چندہ اب پانچ سال کا سو فی صدی ادا ہو گیا۔

(۳) چودھری خورشید احمد صاحب چک ۱۱۲ بہاولپور لکھتے ہیں۔

۴ اگست کا خطبہ پڑھا اپنے دل کی کیفیت تو چند حروف میں پیش نہیں کر سکتا۔ مگر پھر بھی جس وقت پڑھا دل پگھل گیا بے اختیار آنسو نکل آئے۔ دل میں آگ سی لگ گئی بے اختیار دل سے نکلا۔ اے خدا لاکھوں لاکھ اور بے انتہا درود اور سلام ہوں اُس نبی پر جس کی اطاعت سے ایسی شان کا خلیفہ پیدا ہوا۔ چونکہ میں ڈرتا ہوں کہ میں کہیں اپنے حافظہ کی کمزوری سے غلطی نہ کر جاؤں۔ اس لئے آج ہی سے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ تحریک جدید میں ہمیشہ اپنی طاقت کے مطابق حصہ لیتا رہوں گا۔

(۴) سید غلام ابراہیم صاحب رسول پور سونگڑہ سے لکھتے ہیں۔

بندہ نہایت مشکلات سے گزر رہا ہے۔ تحریک جدید کی ادائیگی میں دیر ہو رہی ہے۔ بندہ نے کمپونڈری کا اب امتحان پاس کیا ہے۔ والد صاحب مرحوم کا قرض بہت ہے اور چار کس کا بوجھ ہے۔ الفضل کا پرچہ کبھی دیکھنے میں آتا ہے۔ حضور کا ارشاد ۱۵ اگست پڑھا بہت تکلیف ہوئی۔ آخر مجھ کو تحریک جدید کا چندہ دینا تو منظور ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ اگر حضور کے ارشاد کے ماتحت نہ دے سکا۔ تو بعد کا دینا اتنی خوشی کا موجب نہیں جتنا حضور کے ارشاد کے مطابق اب ہے۔ سو اللہ تعالے جو دلوں کا راز جانتا ہے۔ اس نے میرے دل کے راز کو دیکھتے ہوئے غیب سے سامان فرمادیا۔ سو خاکسار نے آج اپنا اور اپنی اہلیہ کا چندہ تحریک جدید سو فیصدی پورا کر دیا الحمد للہ حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی میں ہر جماعت اور ہر فرد کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۷ ستمبر کی شام تک مرکز میں پہونچ جائے۔ تا وہ ۱۵ اگست کی میعاد کے اندر ادا کرنے والوں میں شامل ہوں۔ ان کے نام اولین فہرست میں لکھے جائیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ رجب ۱۳۵۸ھ

یورپ نہایت خطرناک جنگ کی لپیٹ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطلع یورپ پر ایک عرصہ سے جنگ و جدال کے جو بادل منڈلا رہے تھے۔ وہ اب زور شور سے برسنے لگ گئے ہیں۔ اور ایسی صورت میں جبکہ یورپ کی ہر طاقتور حکومت جنگ کے لئے انتہائی تیاریاں کر چکی ہے۔ اور ان تیاریوں کو عمل میں بھی لا رہی ہے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ سارے کا سارا یورپ بارود کا ڈھیر بن چکا ہے جس میں آگ کی چنگاری پڑ چکی ہے اور لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کا سامان ہو چکا ہے۔

جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کر کے حالات کو بہت ہی نازک بنا دیا ہے۔ برطانیہ کے الٹی میٹم پر بھی چونکہ اس نے اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹایا اسلئے نہایت خطرناک جنگ کا شروع ہو جانا یقینی ہو چکا ہے کیونکہ انگلستان اور فرانس اتنی دفعہ پولینڈ کی امداد اور اس کی حفاظت کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ اس طرف سے اغماض کرنا ان کے لئے ناممکنات میں سے تھا۔ اگر انگلستان اور روس میں معاہدہ ہو جاتا۔ تو بہت ممکن تھا۔ کہ حالات اس قدر خطرناک رنگ اختیار نہ کرتے۔ یا ہٹلر گفت و شنید کے ذریعہ ڈینزگ کا تصفیہ کرنے پر آمادہ ہو جاتا۔ تو بھی جنگ مہیب ٹل جاتی لیکن اب جبکہ ہٹلر اپنی جنگی طاقت کے زعم میں نہ صرف ڈانزگ کو جرمنی ملحق کر لینے کا اعلان کر چکا ہے۔ بلکہ تین اطراف سے پولینڈ پر حملہ بھی کر چکا ہے۔ حالات کی نزاکت انتہا کو پہونچ چکی ہے۔ اس انتہا کو کہ آخر حکومت برطانیہ کو بادل ناخواستہ اعلان جنگ کر ہی دینا پڑا۔

چونکہ ہولناک جنگ کے ٹلنے کی کوئی صورت نہ پیدا ہو سکی اور جنگ ان سلطنتوں میں شروع ہو چکی ہے جو جنگی لحاظ سے ایک دوسری کی ہم پلہ ہیں اسلئے دنیا کو تباہی و بربادی کے اس ہولناک سیلاب میں تیرنا پڑے گا۔ جو آج تک نہ تو کبھی چشم فلک نے دیکھا۔ اور نہ کبھی روئے زمین پر نظر آیا۔ اس کا کسی قدر اندازہ جہاں ان تیاریوں سے کیا جا سکتا ہے۔ جو مختلف ممالک میں پوری سرگرمی سے کی جا رہی ہیں اور جنہیں عمل میں لانے کا وقت آ چکا ہے وہاں ان حفاظتی تدابیر سے بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ جو اختیار کی جا رہی ہیں۔ جنگ ہلاکت خیزی کا ہی نام ہے۔ اور ہر زمانہ کی جنگ میں یہی ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس زمانہ میں خدائے قادر و توانا سے مونہہ موڑ کر اس صرف چند روزہ زندگی میں ہی مگن ہو جانے والوں کے ہاتھوں خدا تعالےٰ نے ان کی محبوب زندگی کو تباہ کرنے والے ایسے ایسے ہولناک سامان تیار کرا دیئے ہیں۔ کہ جن کا پہلے کہیں نام و نشان ہی نہ تھا۔ اور جن میں سے ایک ایک اس قدر تباہ کن ہے۔ کہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں جانوں کو پل بھر میں موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جنگ کے شروع ہونے سے قبل ہی اس قسم کی حفاظتی صورتیں اختیار کی جا رہی تھیں۔ جن کی پہلے ضرورت نہ سمجھی جاتی تھی۔ مرکزی اور گنجان آبادی کے شہروں میں سے بچوں۔ عورتوں اور بوڑھوں کو دیہات اور غیر آباد علاقوں میں اس سرعت سے بھیجا جا رہا تھا۔ کہ گویا غنیم کا ہوائی بیڑہ ہوائی جہازوں سے بم گرانے اور زہریلی گیس پھینکنے کے لئے سر پر آ چکا ہے۔ متعدد ریل گاڑیوں کا سلسلہ محدود کر دیا گیا ہے۔ دیگر ممالک سے تار اور ٹیلیفون کی وابستگی منقطع کر دی گئی ہے۔ شہروں میں رات کو روشنی نہ کرنے کے احکام جاری ہو چکے ہیں۔ سرحدی چوکیوں اور سمندری ساحلوں پر جنگی انتظامات مکمل کر دیئے گئے ہیں۔ غرض یورپ کی ساری کی ساری آبادی میدان جنگ کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ ہندوستان کو بھی اس میں داخل کیا جا رہا ہے۔ بندرگاہوں کی حفاظت کے لئے خاص انتظامات کئے جا چکے ہیں۔ چھاؤنیوں اور بڑے بڑے شہروں کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری سامان فراہم ہو چکے ہیں۔ سرکاری دفاتر کی عمارتوں۔ اور پلوں کی حفاظت کے لئے پہرے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

غرض اس جنگ کے خطرات کا سابقہ جنگوں کی نسبت بہت وسیع ہونا ایک لازمی امر ہے۔ اور اسی نسبت سے ہلاکت اور تباہی کا وسیع ہونا بھی ضروری ہے۔ ان حالات میں ہر امن پسند انسان کی خواہش تھی۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ دنیا کے سر سے یہ ہولناک مصیبت ٹل جائے۔ لیکن جب خدا تعالےٰ کو یہی منظور تھا۔ کہ اسی دنیا کو سب کچھ سمجھ لینے والوں پر اس کی بے ثباتی ثابت کی جائے۔ اور وہ بھی ان کے اپنے ہاتھوں۔ تو کون تھا۔ جو اس جنگ کو روک سکتا۔

اب جہاں ہر ملک یہ کوشش کرے گا۔ کہ وہ اپنے وطن کی حفاظت اور اپنی قوم کے وقار کی خاطر جانی اور مالی قربانیاں کرنے میں دوسروں سے بڑھ جائے۔ وہاں ہندوستان کے باشندوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ ایک طرف تو ہندوستان کی حفاظت میں انتہائی جوش سے حصہ لیں۔ اور دوسری طرف حکومت برطانیہ کی جس قدر امداد کر سکتے ہوں۔ کریں۔ کیونکہ اس وقت برطانیہ کی حفاظت کے ساتھ ہندوستان کی حفاظت وابستہ ہے۔ اور اس کے نقصان کے ساتھ ہندوستان کا نقصان لازمی۔

اب جبکہ حکومت برطانیہ کو جنگ میں شریک ہونا پڑا ہے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس نے ہوس ملک گیری کی خاطر ایسا کیا ہے۔ یا اپنی طاقت اور قوت کے گھمنڈ میں وہ کسی کمزور قوم کو ہڑپ کرنا چاہتا ہے کیونکہ حکومت برطانیہ نے قیام امن کے لئے ہر وہ کوشش کی۔ جو وہ کر سکتی تھی۔ حتےٰ کہ اس کی امن پسندی کو اس کی کمزوری پر محمول کیا گیا۔ ہر طرف سے اسے کئی قسم کے طعنے سننے پڑے غرض سیاسیات یورپ پر نظر رکھنے والا ہر انسان یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوگا کہ برطانیہ ہی ایک ایسی طاقت ہے جس نے اپنے وقار کو بھی خطرہ میں ڈال کر جنگ کی مصیبت سے دنیا کو بچانے کی کوشش کی۔ لیکن باوجود اس کے جب اسے جنگ میں شریک ہونے کے لئے مجبور کر دیا گیا ہے۔ تو ہر انصاف پسند کی ہمدردی اس کے ساتھ ہوگی۔ اور ہر وہ ملک جس کے مفادات برطانیہ سے وابستہ ہیں۔ اپنا فرض سمجھے گا۔ کہ اپنے تمام ذرائع اس کے سپرد کر دے۔ امید ہے۔ کہ ہندوستان بھی اس بارے میں کسی سے پیچھے نہ رہے گا۔ بلکہ بہادری۔ وفاداری اور حب الوطنی کی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ہر ممکن امداد پیش کرے گا۔ جو نہ صرف برطانیہ کی امداد ہوگی۔ بلکہ خود ہندوستان کی حفاظت کا باعث ہوگی۔

یہ نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ ہندوستان کے ہر حصہ کے بااثر اور ذمہ دار اصحاب حکومت ہند کو ہندوستان کی طرف سے پوری وفاداری اور ہر ممکن امداد کا یقین دلا چکے ہیں۔ اور اب جبکہ اس کے پیش کرنے کا وقت آ چکا ہے۔ اسے پوری شان کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام اور اس کی اشاعت کی ضرورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے۔ ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں۔"

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۱۰۴)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ میں کس قدر فوائد اور برکات مضمر ہیں۔ اس زمانہ میں جبکہ طباعت اور اشاعت کا کام اپنے معراج پر پہونچا ہوا ہے۔ اور لوگ لٹریچر کی طرف بہت زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ تو اس امر کی بہت ضرورت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانیت سے لبریز کلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ تا اس ذریعہ سے مادیت اور دہریت کی مسموم فضا زائل ہو اور انسانی قلوب میں خدا تعالےٰ کی وحدانیت اور اس کی صحیح عبادت کی تڑپ جاگزیں ہو۔ اللہ تعالےٰ کا یہ بھی ایک بہت بڑا فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے اس زمانہ کے مامور کو "سلطان القلم" بنایا اور بیسیوں کتابیں اور سینکڑوں اشتہارات آپ کے قلم سے لکھوائے تا کہ کل من علیہا فان کے ابدی قانون کے ماتحت جب آپ کا وجود اس فانی دنیا سے جدا ہو جائے تو سعید روحیں آپ کے بعد اس پاکیزہ کلام سے اطمینان حاصل کر سکیں۔ روحانیت کے بیمار اس سے شفا پائیں۔ اور ایک ایسی زندگی میں داخل ہو جائیں۔ جو زوال اور فنا کی دستبرد سے محفوظ ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالےٰ نے جس قدر حضرت مسیح موعود پر افضال و انعام اور معارف و حقائق کھولے ہیں۔ اور جو صداقتیں اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ وہ آپ کی کتب میں موجود ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس وقت اسلام کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازے کھولدیئے۔"

(خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۱۹ جون ۱۹۱۶ء)

پس گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقدس وجود ہم سے جدا ہو چکا ہے۔ لیکن آپ کا پاکیزہ کلام اس وقت بھی ہمارے پاس ہے۔ وہ ایک لازوال خزانہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ اس روحانیت سے لبریز کلام سے ہم آج بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ اور اسے پڑھ کر خدا تعالےٰ کے قرب کے ذرائع معلوم کر سکتے ہیں ؏

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام کوئی معمولی کلام نہیں ہے۔ بلکہ یہ قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطہر اقوال کی نہایت لطیف تفسیر ہے۔ یہ وہ آئینہ ہے جس میں اسلام کی حقیقی اور صحیح تصویر منقش کی گئی ہے۔ یہ وہ خزانہ ہے جس میں بڑے بڑے معارف بھرے گئے ہیں۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے۔ جو انسان کو اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ تک پہونچا سکتا ہے۔ یہ وہ کلام ہے جو اللہ تعالےٰ کی خاص تائید اور نصرت سے لکھا گیا ہے اور اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے سے انسان خدا تعالےٰ کی خوشنودی کو حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تحریریں مجھے وہ طاقت دی گئی ہے کہ گویا میں نہیں بلکہ فرشتے لکھتے جاتے ہیں۔ گو بظاہر میرے ہی ہاتھ ہیں"

(تبلیغ رسالت جلد ۸)

ان حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ اس زمانہ میں اس مبارک کلام کی کثرت سے اشاعت کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب۔ اشتہارات اور ملفوظات کی اشاعت ایسے رنگ میں ہو کہ آپ کا پیغام زمین کے کناروں تک ہر ایک قوم کو پہونچ جائے۔ اور کوئی ملک کوئی شہر اور کوئی گاؤں اس علمی خزانہ سے محروم نہ رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ احمدی احباب زیادہ سے زیادہ حضور کی کتب کو خریدیں۔ اور ان کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اگر وہ اس کی طرف توجہ فرمائیں گے اور حضور کا کلام زیادہ تعداد میں طبع ہوگا۔ تو اس صورت میں یہ پہلے سے بھی ارزاں ہوگا۔ کیونکہ جس قدر طباعت زیادہ ہو اسی قدر اس میں کفایت اور رعایت رہتی ہے۔ ان کتب کی اشاعت کے متعلق حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"اگر درحقیقت تکمیل اشاعت ہی ہماری غرض ہے۔ تو ہمارا مدعا یہ ہونا چاہیئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں۔ جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بُری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب موت کے پہونچ گئے ہیں۔ اور ہر وقت یہ امر مدنظر رہنا چاہیئے۔ کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہائت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں"

(فتح اسلام صفحہ ۲۲)

خاکسار:۔ ملک محمد عبداللہ
مولوی فاضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبائعین کا "قادیانی مشن" اور جماعت احمدیہ

لاہور میں مقیم غیر مبائعین بیرونی "احباب" کو مشغول اور مسرور رکھنے کے لئے نئی نئی تجاویز پیش کرتے رہتے ہیں۔ ان دنوں "پیغام صلح" میں یہ چرچا ہے۔ کہ جماعت قادیان میں تبلیغ ہونی چاہیئے۔ اور ہر فرد کو قادیان میں تبلیغ کے لئے آمادہ رہنا چاہیئے۔ بلکہ "اہلحدیث" کے تتبع میں پیغام صلح نے بھی "قادیان مشن" کا عنوان لکھنا شروع کر دیا ہے۔ ایک صاحب نے تو غیر مبائعین کو سبز باغ دکھاتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا۔ کہ

"جماعت قادیان کے اندر تبلیغ کرنے سے جماعت لاہور کی کامیابی مکمل ہو جائیگی"

(پیغام صلح ۲۶ ر اگست)

گویا غیر مبائعین ساری دنیا کو فتح کر چکے ہیں۔ اور ساری اقوام عالم میں تبلیغ کا حق ادا کر چکے ہیں۔ اب صرف "جماعت قادیان" باقی ہے۔ اس کے اندر تبلیغ کرنے سے جماعت لاہور کی کامیابی "مکمل" ہو جائے گی۔

نا معلوم غیر مبائعین کے اکابر کو آج تک یہ بات کیوں سمجھ میں نہ آئی تھی۔ کہ ان کی کامیابی جماعت قادیان میں تبلیغ کرنے سے فوراً مکمل ہو جائے گی؟ اگر یہ بات سمجھ میں آئی تھی۔ اور ان کی پچیس سال خدمات کا خلاصہ "مخالفت قادیان" کے لفظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کا کل سرمایۂ عمل خلافت ثانیہ کی تباہی کی سازشوں اور اس کے خلاف فتنہ انگیزی میں محدود ہے۔ تو پھر اس تجویز کو نئی تجویز ظاہر کرنا کب روا ہے؟

اکابر غیر مبائعین نے روز اول سے جماعت احمدیہ کو اپنا ہم خیال بنانے کی پوری جد وجہد کی ہے۔ ان کا اعلان ہے کہ خلیفہ ثانی کے ساتھ قوم کا بمشکل بیسواں حصہ ہے۔ گویا ۹۵ فی صدی ان کے ساتھ تھے مگر باایں ہمہ آج جو حالت ہے وہ سب پر عیاں ہے

پس جماعت قادیان میں تبلیغ کا نسخہ ایک آزمودہ نسخہ ہے۔ اکابر غیر مبایعین اس میں ناکامی کا مونہہ دیکھ چکے ہیں۔ اور اس کا اقرار کر چکے ہیں اب اگر "نوجوانوں" میں اپنے "بزرگوں" سے زیادہ "روحانیت و اخلاص" ہے تو وُہ بھی آزمودہ را آزمودن پر عمل کر دیکھیں۔ آج تک کے مقابلہ کا نتیجہ "پیغام صلح" کے الفاظ میں ہی حسب ذیل ہے:-

"آج جماعت احمدیہ لاہور کے راستہ میں قادیانی عقائد و اعمال سدِّ راہ بن رہے ہیں۔ اس روک کو صاف کرنا آپ کا فرضِ اولین ہے"

گویا اس کا اعتراف ہے۔ کہ آجتک غیر مبایعین ناکام ہو چکے ہیں۔ اور اس کے مقابل جماعت احمدیہ قادیان کے عقائد و اعمال کامیاب ثابت ہوئے ہیں غیر مبایعین پر راستہ بند ہو چکا ہے۔ اس لئے "اب" اس روک کو صاف کرنا غیر مبایعین کا فرضِ اولین ہے۔ یہ احساسِ ناکامی غیر مبایعین کو پچیس برس گزرنے پر پیدا ہوا۔ اور اس وقت وُہ چاہتے ہیں۔ کہ اپنے "فرضِ اولین" کو شناخت کر کے اس روک کو صاف کر دیں۔

اگر غیر مبایعین خشیت اللہ سے کام لیں۔ تو آج تک جو کچھ ہو چکا ہے۔ وُہ ان کی راہ نمائی کے لئے کافی ہے۔ ان کی ناکامی اور جماعت احمدیہ قادیان کی کامیابی کا راز صرف یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے طریق پر گامزن ہے اور غیر مبایعین اس جادۂ استقامت سے منحرف ہو چکے ہیں۔ خود "پیغام صلح" نے اسی مضمون میں لکھا ہے:-

"حضرت اقدس علیہ السلام چونکہ خدا تعالےٰ کے فرستادہ ہیں۔ آپ کا ہر ارشاد القاء ربانی کے ماتحت حق و حکمت پر مبنی ہے اس لئے یہ ممکن نہ تھا۔ کہ آپ کے تجویز کردہ راستہ کے برخلاف دوسرا دستور العمل کامیاب ہو سکتا" (۲۳ اگست)

جب غیر مبایعین کو جماعت احمدیہ قادیان کی کامیابی کا اقرار ہے۔ تو انہیں ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقرر کردہ دستور العمل پر جماعت احمدیہ ہی عمل پیرا ہے۔ اور غیر مبایعین دانستہ یا نادانستہ اس راہ حق سے دُور جا پڑے ہیں۔ اسی لئے چاروں طرف سے ناکامی ان کا احاطہ کر رہی ہے۔

ہم نے لکھا تھا۔ کہ غیر مبایعین کی یہ تجویز درحقیقت اس وجہ سے ہے۔ کہ انہیں غیر احمدی لوگوں میں تبلیغی لحاظ سے بُری طرح ناکامی ہوئی ہے اس پر "پیغام صلح" لکھتا ہے:-

"اصل میں جماعت قادیان کی طرف توجہ کا باعث یہ نہیں۔ کہ عام مسلمانوں میں ہماری تبلیغ نہیں ہوتی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت قادیان میں چند ایک ایسی تبدیلیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ کہ جنہوں نے ہمیں مجبور کیا ہے۔ کہ اس جماعت کی طرف توجہ کریں" (۱۹ اگست)

معلوم ہو گیا۔ کہ یہ ساری ادھیڑ بن تبلیغی جوش کے نتیجہ میں نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف مصری وغیرہ کی فتنہ انگیزی میں ہم نوائی کے لئے ہے۔ مصری صاحب کہتے تھے۔ کہ غیر مبایعین نے قادیان کو چھوڑ کر غلطی کی۔ اور ناکام ہوئے۔ دو سال کے تجربہ سے ان کی حقیقت بھی ظاہر ہو گئی۔ اب غیر مبایعین نے کہا۔ کہ ان کی ناکامی کی وجہ ان کی قلتِ تعداد ہے۔ چلو ہم وہاں جا کر ان کی پیٹھ ٹھونکیں اور احرار وغیرہ سے مل کر جماعت احمدیہ کا مقابلہ کریں۔ اس مجبوری کے ماتحت یہ کھٹ پٹ ہو رہی ہے۔ اور غیر مبایعین میں سے بے کار یا نمود کے خواہاں "اپنے احباب" کو ابھار رہے ہیں۔ کہ قادیان میں مشن قائم کیا جائے۔ اور جماعت احمدیہ کے اندر تبلیغ کی جائے۔ ورنہ غیر مبایعین اور تبلیغ احمدیت؟ ع

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

صد ان سفر قان ای تفرق

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین فرماتے ہیں:-

"اگر میں اپنی جماعت کے کسی بڑے آدمی کو۔ کسی آسودہ حالی کو کہوں۔ کہ نکل جاؤ۔ کسی ایک ضلع یا تحصیل میں۔ اور وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہونچاؤ۔ احمدیت کی تبلیغ کرو۔ تو لوگ تعجب کریں گے۔ کہ یہ کیا بات کہی جا رہی ہے۔ کہ دیہات میں پھر کر احمدیت کی تبلیغ کرو" (پیغام صلح ۲۳ جنوری ۱۹۳۵ء)

تبلیغ احمدیت کے احساس سے اس قدر ناآشنا لوگوں کا یہ شور کہ ہم جماعت قادیان میں تبلیغ کر کے کامیابی کو فی الفور مکمل کر لیں گے۔ ہرگز قابلِ پذیرائی نہیں۔ خاص لاہور میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد غیر مبایعین سے ہر رنگ میں زیادہ ہیں۔ انہیں محض تبلیغ کے لئے قادیان آنے کی تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ ایسا ہی جوشِ تبلیغ رکھتے ہیں۔ تو لاہور میں ہی کام کر کے دیکھ لیں۔ پھر جماعت قادیان میں غیر مبایعین کو جو چند تبدیلیاں دکھائی دیتی ہیں۔ یعنی مصری پارٹی کے چند افراد نظر آتے ہیں۔ وہ ان کو ہی پہلے تبلیغ کر کے اپنے ہم عقیدہ بنائیں۔ اور ان "تبدیلیوں" سے فائدہ اٹھائیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے ۱۸ اگست ۱۹۳۴ء کے "پیغام صلح" میں لکھا تھا۔ کہ:-

"بغیر یہ دریافت کرنے کے کہ ان (مصری پارٹی) کے نبوت اور کفر و اسلام کے بارے میں کیا عقائد ہیں۔ اور یہ دریافت کرنے کا موقعہ بھی ابھی نہیں ہم انہیں اپنے سے زیادہ قریب سمجھتے ہیں"

اس اعلان پر دو برس گزر گئے ہیں اب تو غیر مبایعین کو بخوبی معلوم ہو چکا ہے کہ نبوت اور کفر و اسلام کے بارے میں مصری پارٹی کن عقائد کا اظہار کرتی ہے اس لئے ان کا فرض ہے۔ کہ سب سے پہلے ان "اپنے سے زیادہ قریب" لوگوں کو پُوری تبلیغ کریں۔ کیا یہ معقول ہے۔ کہ غیر مبایعین "اپنے سے زیادہ قریب" لوگوں کو ملازمتیں دیں۔ ان کو اپنے ہاں ٹھہرائیں۔ ان کی ہر طرح خاطر مدارات کریں۔ اور ہر رنگ میں امداد کا ہاتھ بڑھائیں۔ ان کے لٹریچر کی اشاعت کریں۔ اخبار کے صفحات ان کے اعلانات کے لئے وقف کر دیں مگر ان "اپنے سے زیادہ قریب" لوگوں کو تبلیغ نہ کریں۔ اور جماعتِ قادیان کے اندر تبلیغ کا جوش انہیں بے چین و بے قرار کر رہا ہو۔ اس لئے میں کہتا ہوں۔ کہ غیر مبایعین اگر اپنے دعوئے تبلیغ میں سچے ہیں۔ اور فی الواقعہ انہیں تبلیغ احمدیت کے لئے جوش ہے۔ تو وُہ پہلے اس کا عملی اظہار "اپنے سے زیادہ قریب" لوگوں پر کریں اگر وہاں کامیابی نصیب ہو۔ تو شوق سے جماعت قادیان کی طرف بھی توجہ کر دیکھیں۔ لیکن بصورت دیگر تو یہ باتیں صرف ایک وقتی ہنگامہ خیزی ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں۔ کہ اس ساری جدوجہد کی تہ میں کونسی اغراض پوشیدہ ہیں۔ اور کن باتوں کے لئے اپنی "قوم" کو تیار کیا جا رہا ہے۔ عند الضرورت ان تمام امور کو صفحۂ قرطاس پر رکھ دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ (باقی)

خاکسار:-

ابو العطاء۔ جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم پیشوایانِ مذاہب

۲۲ اگست کے "الفضل" میں "یوم پیشوایان مذاہب" کے متعلق جماعت کو توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ امسال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹ اکتوبر اس غرض کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اب اس نوٹ کے ذریعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ سکرٹری صاحبان تبلیغ ہر جگہ اس غرض کے لئے ایسی کمیٹیاں جن میں مختلف مذاہب کے افراد ہوں۔ بنا کر مرکز کو اطلاع دیں۔ کہ اس مبارک تقریب کو منانے کے لئے ان کا کیا پروگرام ہے۔

سکرٹری ترقی اسلام نظارت دعوت و تبلیغ۔ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی

یعنی

بائبل میں انگوری باغ کی تمثیل

(۳)

حضرت داؤد اور انگوری باغ

یسعیاہ نبی کی طرح حضرت داؤد علیہ السلام اسرائیلی تاکستان کے اجڑنے کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اور موعودہ "شاخ" کے پہنچنے کے لئے بیتابانہ دعا کرتے ہیں۔ لکھا ہے "اے خدا تو ایک تاک مصر سے نکال لایا (صاف ظاہر ہے کہ تاکستان سے مراد قوم بنی اسرائیل ہے) تو نے غیر قوموں کو جڑ سے اکھاڑا اور اسے لگایا..... اس کی جڑیں گہری گئیں تب اس نے پھیل کر زمین کو بھر دیا.... پھر اے خدا تو نے کیوں اس کی باڑوں کو گرا دیا۔ (یعنی سلسلہ نزول رسل موقوف کر دیا) کہ سب راہ چلنے وا... نے اس کے انگوروں کو توڑا۔ جنگل کے سؤر نے اسے خراب کیا۔ اور بیابان کے چوپائے اسے چر گئے۔"

تاکستان کی پیش آمدہ بربادی اور پائمالی کا نظارہ کر کے حضرت داؤد علیہ السلام بے اختیار پکارتے ہیں۔ "اے لشکروں کے خدا ہم تیری منت کرتے ہیں کہ پھر آ (یعنی دوبارہ رجوع برحمت ہو) آسمان پر سے نگاہ کر اور دیکھ اس تاک پر توجہ کر" اور توجہ کر اس نبات پر جسے تو نے دہنے ہاتھ سے لگایا۔ اور اپنی شاخ پر جسے تو نے مضبوط کیا۔ یعنی وہ شاخ ہم پر سایہ زن ہو جس کو تیرے دہنے ہاتھ نے عون و نصرت کا پانی دیا۔ یا جو تیری بہترین کاریگری ہے۔ یہ وہی شاخ ہے جس کا ذکر دیگر انبیاء کرام کی طرح یسعیاہ نبی نے ان الفاظ میں کیا "پر یسی کے تنے سے .... ایک پھلدار شاخ پیدا ہوگی۔" ۱۱/۱ چنانچہ اسی شاخ کے مشتاق و طالب داؤد نبی نظر آتے ہیں۔ جو شاخ قسام ازل نے اسماعیلی تاکستان کی سرسبزی اور شادابی کے لئے مقدر کی۔ ہاں جو سب سے بڑھ کر ثمردار اور بلند و بالا ہے۔ اور جس کا ذکر انبیاء کرام نے کثرت سے کیا۔ اور بتلایا کہ اس شاخ کا مصداق ایک انسان ہوگا۔ (زکریاہ ۳/۸ ۶/۱۲ یسعیاہ ۱۱/۱ وغیرہ) جس کی بعثت سے نہ صرف یہ کہ اسماعیلی شاداب ہوں گے۔ بلکہ وہ عالمگیر شاخ بنی اسرائیل کے لئے بھی انزال رحمت کا موجب ہوگی۔ جو اس سے پیوند کرے گا سبزہ زار بن جائیگا۔

پھر حضرت داؤد علیہ السلام اس شاخ کی تشریح کئے دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسرائیلی تاکستان کی بربادی کے بعد اے خدا تیری نظر انتخاب یا تیرا ہاتھ تیرے دہنے ہاتھ کے انسان پر ہو۔ اس انسان پر جسے تو نے اپنے لئے مضبوط کیا۔" اور وہ عبد کامل جو تیرے دہنے ہاتھ کا ہے (یعنی جو فردوس کا حسین ترین پیکر ہے کیونکہ خدا کے دہنے ہاتھ سے مراد بہشت ہے۔ متی ۲۵/۳۵) مبعوث ہوگا تو ہم تجھ سے برگشتہ نہ ہوں گے..... اے خداوند لشکروں کے خدا ہم کو پھر آ۔ اور اپنے چہرے کا نور ہم پر چمکا۔ (یعنی اپنا مظہر اتم بھیج) تو ہم بچ جائیں گے۔ زبور ۸۰ باب

شاخ کا مصداق کون ہے

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ شاخ کونسی ہے۔ حضرت مسیح یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ واضح رہے۔ کہ اس بشارت کے مصداق حضرت مسیح علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بشارت صادق آتی ہے۔ بوجوہ ذیل

پہلی وجہ۔ موعود شاخ اسماعیل کے تنے سے پھوٹنی مقدر تھی۔ لیکن حضرت مسیح اسرائیلی تھے۔

دوسری وجہ۔ اس شاخ کا مصداق ایک انسان بیان ہوا ہے جو خدا کے دہنے ہاتھ کی کاریگری ہے اور خلق شدہ ہے لیکن بالعکس حضرت مسیح بزعم نصاریٰ خود خدا تھے۔ اور خدا کا خلق ہونا بدیہی باطل ہے۔

تیسری وجہ۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے انگوری باغ کی تمثیل بیان کر کے واضح کر دیا۔ کہ بیٹے کے ساتھ یہود کی طرف سے وہی سلوک کیا گیا۔ جو ہزاروں اسرائیلی نبیوں سے روا رکھا گیا۔ بیٹے کو قتل کر دیا اور بے نیل و مرام واپس کر دیا۔ وہ باغ کا پھل حاصل نہ کر سکا۔ مزید برآں بیٹا تو بجائے خود اسرائیلی تاکستان کی آخری نشانی تھا۔ جس نے اس تاکستان کے برباد ہو جانے کی خبر دی۔ لیکن اس کے برعکس حضرت داؤد علیہ السلام تاکستان کی بربادی کے بعد موعود انسان کی مدد کے طالب ہیں۔ اور اس عظیم الشان انسان کی بعثت کے لئے بیتاب ہیں جس کا آنا انگوری باغ کی تمثیل میں خدا کے آنے کے مترادف ٹھہرایا گیا۔ ہاں جو فائز المرام ہوگا اور انگوری باغ کا پھل حاصل کرے گا۔ (متی ۲۱/۴۳) پس یہی وہ موعود انسان ہے جس کی مدد کے لئے تاکستان کی بربادی کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام خدا تعالےٰ کو پکارتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسرائیلی تاک آگ سے جلائی گئی۔ اور کاٹی گئی۔ وہ تیرے چہرے کی ڈپٹ سے ہلاک ہوتے ہیں۔ تیرا ہاتھ تیرے دہنے ہاتھ کے انسان پر ہو وے اس انسان پر جسے تو نے اپنے لئے توانا کیا تب ہم تجھ سے نہ پھریں گے.... اور بچ جائیں گے۔ زبور ۸۰ ۱۶ تا ۱۹

چوتھی وجہ۔ مذکورہ زبور میں بیان ہوا ہے۔ کہ تاکستان کی بربادی کے بعد موعود انسان آئے گا۔ تاکستان کب برباد ہوا جب یہودیوں نے تمام نوکروں یعنی انبیاء کو ٹھکرانے کے بعد آخر خدا کے بیٹے کو پکڑ کے قتل کیا۔ اور انگور کے باغ کے باہر پھینک دیا مرقس ۱۲/۸ اس سانحہ عظیم کے بعد ذکر ہے کہ خدا کی بادشاہت یا نبوت یہود سے چھین لی جائے گی۔ اور تاکستان بالکل برباد کر دیا جائے گا۔ تو اس کے بعد موعود انسان کامل آئے گا۔ گویا بیٹے کے قتل کے بعد تاکستان برباد ہوگا۔ اور تاکستان کے برباد ہونے کے بعد بروئے بشارت داؤد موعود انسان آئے گا۔ اب بتلایئے بیٹے کی بعثت پر یہ بشارت کیونکر صادق آسکتی ہے۔ جبکہ بیٹا تاکستان کی بربادی کے بعد نہیں آیا۔ بلکہ بربادی سے قبل ویرانی کی خبر دینے آیا۔ گویا بیٹے کی بعثت آخری انذار اور تنبیہ تھی۔ جس سے یہودیوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور اس آخری اتمام حجت کے بعد ان کا تاکستان ویران کر دیا گیا۔ چنانچہ داؤد نبی یہی ذکر کرتے ہیں۔ کہ تاکستان کی باڑ گرائی جا چکی ہوگی۔ اور تاکستان ویران ہوگا۔ تو پھر موعود انسان آئے گا۔ بیٹا تو تاکستان کی بربادی سے قبل آیا۔ اور اس ویرانی کے بعد وہی آئیگا۔ جس کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام نے منادی کی۔ اور دعا سکھلائی۔ کہ خدا کو پکارو۔ کہ تیری بادشاہت آئے (متی) وہی بادشاہت جو بنی اسرائیل سے چھین لی گئی۔ اب اس بادشاہت کی تجلی کسی دوسری قوم میں ظاہر ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بتلایا کہ تاکستان اسرائیل کی ویرانی کے بعد وہ آئیگا۔ جو خدا کے نام سے پکارا گیا۔ یعنی جسکا آنا صحف مقدسہ میں خدا کا آنا قرار دیا گیا (دیکھو استثنا ۳۳/۲) چنانچہ فرماتے ہیں دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے پھر مجھے ہرگز نہ دیکھو گے۔ جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خدا کے نام سے آتا ہے متی ۲۳/۳۹ زبور ۱۱۸/۲۶ یعنی میری بعثت اس وقت تک ممکن نہیں جب تک تم خداوند (محمد مصطفےٰ) کی آمد نہ دیکھ لو۔ مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ جبتک اس کی بعثت وقوع میں نہ آئے۔ جسکی بعثت صحف مقدسہ میں خداوند کے نام سے ظاہر کی گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

276

یا جس کا آنا خدا کا آنا بیان کیا گیا۔ چنانچہ پطرس نے واضح الفاظ میں کہا۔ ضرور ہے۔ کہ مسیح کو آسمان اس وقت تک لئے رہے جب تک کہ دیگر انبیاء کی موعود نبی کے متعلق پیشگوئیاں۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری نہ ہو۔ "خداوند جو تمہارا خدا ہے۔ تمہارے بھائیوں میں سے مجھ سے ایک نبی برپا کرے گا" اعمال ۳/۲۱

حضرت مسیح علیہ السلام کے بیان اور سنیٹ پطرس کے فیصلہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مسیح کی آمد سے قبل خداوند کی آمد مقدر تھی۔ چنانچہ انگوری باغ کی تمثیل سے بھی یہی ثابت ہے۔ کہ بیٹے کے قتل کے بعد پھل حاصل کرنے کے لئے بیٹے نے نہیں آنا بلکہ خدا نے آنا ہے۔ یعنی وہ عظیم الشان نبی برپا ہوگا۔ جو خدا کا مظہر اتم ہے۔ پس بیٹا موعود شاخ کا مصداق نہیں بلکہ وہی مصداق ہے جو تاکستان کی بربادی کے بعد پھل حاصل کرنے کے لئے آئے گا۔ اگر کہا جائے کہ تاکستان کی بربادی کے بعد موعود انسان کی آمد سے مراد حضرت مسیح کی آمد ثانی ہے۔ تو یہ خیال بھی صریح باطل ہے کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام بیان کرتے ہیں۔ کہ یہودیوں سے آسمانی بادشاہت چھین لی جائے گی۔ اور اس قوم کو دے دی جائے گی جو اس کے پھل لائے گی۔ وہی قوم جس کو اسرائیلی معماروں نے رد کیا۔ جس کو ایک دم کے لئے خدا نے چھوڑ دیا۔ لیکن پھر اس کے ساتھ ابدی سلامتی کا عہد ہے" (یسعیاہ ۵۴/۵)

پس اگر حضرت مسیح علیہ السلام ہی دوبارہ آکر اس بشارت کو پورا کریں گے۔ تو اس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ بادشاہت یہودیوں میں ہی رہی۔ لیکن تمثیل کہتی ہے۔ کہ آسمانی بادشاہت یہودیوں سے چھین لی جائے گی۔ یعنی موعود نبی بنی اسرائیل سے نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ اس قوم سے ہوگا۔ جو پتھر کی مانند خیال کی جاتی تھی یعنی جس قوم میں نبوت بند تھی۔ اور وہ قوم بنی اسمٰعیل ہے۔ جس کے متعلق کہا گیا۔ "اری اے بانجھ تو جو نہیں جنتی خوشی سے للکار۔ تو جو حاملہ نہ ہوتی تھی وجد کرے گی۔ اور خوشی سے چلا۔ کیونکہ خداوند فرماتا ہے۔ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے۔ ..... تیری نسل قوموں کی وارث ہوگی" (یسعیاہ ۵۴/۱-۳ باب)

یرمیاہ نبی اور انگوری باغ

یرمیاہ نبی شریعت یہود کے منسوخ ہونے کی خبر دیتے ہیں۔ اور نئی شریعت کی آمد کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اور بالآخر خبر دیتے ہیں کہ تاکستان اسرائیلی فنا ہو جائے گا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "ہاں ہوائی لق لق ہوا میں اپنا وقت جانتا ہے۔ اور قمری اور ابابیل اور چکوا اپنے آنے کا وقت پہچانتے ہیں۔ مگر میرے لوگ خداوند کی عدالت کو نہیں پہچانتے۔ تم کیسے کہتے ہو۔ کہ ہم دانشمند ہیں اور خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے۔ بے شک جھوٹے کاتبوں کا قلم جھوٹ کی طرف پھر گیا ہے۔ دانشمند شرمندہ ہوئے اور گھبرا گئے۔ اور پکڑے گئے۔ دیکھ انہوں نے خداوند کے کلام (قرآن مجید) کو رد کیا۔ تو ان میں کیا دانائی ہو سکتی ہے..... وے سب چھوٹے سے بڑے تک لالچی ہیں۔ خداوند فرماتا ہے۔ میں ان کو سراسر فنا کر دوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ انگور کے درختوں میں انگور نہ ہوں گے۔ اور انجیر کے درختوں میں انجیر نہ ہوں گے۔ اور پتے بھی سوکھ جائیں گے۔ میں ان کے لئے وے لوگ مقرر کروں گا۔ جو ان کو دبالیں گے" (یرمیاہ ۸ باب از کیتھولک بائبل)

(نوٹ) "پراٹسٹنٹ بائبل میں ہے۔ "تم کیونکر کہتے ہو کہ شریعت ہمارے پاس ہے۔ دیکھ حقیقت میں نقل نویسوں کے باطل قلم نے اسے عبث بنا رکھا ہے" (یرمیاہ ۸/۸)

ان آیات میں یرمیاہ نبی شریعت یہود کی تنسیخ کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ موسم بھی تبدیل ہو چکا ہے۔ اور پہلی شریعت بھی محرف ہو چکی ہے۔ نئی شریعت کی آمد آمد ہے لیکن افسوس یہود خداوند کی عدالت کو نہیں پہچانتے "جاڑے کا موسم گزر گیا۔ ... زمین پر پھولوں کی بہار ہے۔ چڑیوں کے چہچہانے کا وقت آ پہنچا۔ اور ہماری سرزمین میں قمریوں کی آواز سننے میں آتی ہے (غزل ۲/۱۲) ہاں ابابیل موسم کی تبدیلی کیساتھ نقل مکانی کرتی ہیں۔ اور سینکڑوں میل کا سفر طے کرتے ہوئے موافق موسم میں جاتی ہیں۔ الغرض جانور اس قدر حساس ہیں۔ کہ وہ گرمی اور سردی کا موسم پہچانتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ گرمی اور سردی کہاں بسر کرنی ہے۔

لیکن صد افسوس قوم یہود پر کہ یہ نہیں جانتے کہ موسم تبدیل ہو چکا ہے۔ اب خدا کی بادشاہت کی وارث کوئی دوسری قوم ہے۔ نبوت کسی اور قوم میں منتقل ہو چکی ہے۔ لیکن یہود ہیں کہ بزعم خویش آسمانی بادشاہت کے واحد اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں۔ موسم کو نہیں پہچانتے۔ خدا کی عدالت کو نہیں جانتے۔

پھر قوم یہود پر افسوس کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہ خیال کئے ہوئے ہیں۔ کہ شریعت ہمارے پاس ہے۔ جو ہمارے لئے کافی ہے۔ حالانکہ شریعت اس قوم نے خود بدل دی۔ جھوٹے کاتبوں کا قلم جھوٹ کی طرف پھر گیا۔ اور خداتعالےٰ کی شریعت کو محرف و مبدل کر دیا گیا۔ شریعت جھوٹے کاتبوں کا تختہ مشق بنی رہی اس لئے "عبث" ہو چکی ہے اب نئی شریعت کی ضرورت تھی۔ کیونکہ موسم بدل چکا ہے۔ اور پہلی شریعت بھی محرف و مبدل ہے۔ چنانچہ نئی شریعت کی آمد آمد ہے۔ وہ کلام حق کی صورت میں نازل ہوئی۔ لیکن افسوس یہود پر۔ انہوں نے آسمانی مائدہ کو قبول نہ کیا۔ اور پھر دعوے یہ ہے۔ کہ ہم دانا ہیں بڑے عاقل ہیں۔ لیکن یہ کیونکر ممکن ہے جبکہ انہوں نے "خداوند کے کلام (قرآن مجید) کو رد کر دیا۔ اور معتبر جانا۔ تو ان میں کہاں دانائی ہو سکتی ہے" اف یہ قوم اتنا نہیں سوچتی۔ کہ موسم بدل چکا۔ پہلی شریعت تحریف و الحاق سے باطل کر دی گئی۔ تو اب یقیناً نئی شریعت کی ضرورت ہے۔ نئی شریعت نازل ہوئی۔ تو انہوں نے اسے رد کر دیا۔ لیکن اس شریعت نے یہود کی تحریفات کو طشت از بام کر دیا۔ اور پیشگوئی کی۔ کہ مسلمان اہل کتاب کی تحریف و الحاق سے ہمیشہ اطلاع پاتے رہیں گے "تو یہود شرمندہ ہوئے۔ گھبرا گئے۔ اور پکڑے گئے"

انجیر کا درخت

یہود کی نافرمانیوں کے باعث خدا کہتا ہے کہ میں ان کو سراسر فنا کر دوں گا۔ انکی بقا کی ضرورت بھی کیا ہے۔ جبکہ ان کی حالت یہ ہے۔ کہ "تاکستان میں انگور نہیں ہیں۔ اور انجیر کے درخت میں انجیر نہیں ہیں۔ اور پتے بھی سوکھ گئے" صاف ظاہر ہے کہ تاکستان بنی اسرائیل بالکل سوکھ جائے گا۔ سراسر فنا ہو جائے گا۔ اور علیٰ ہذالقیاس انجیر کا درخت بھی۔

خاکسار
عبدالقادر از لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لودھراں میں احرار کی بدتہذیبی

مولوی محمد نذیر صاحب قریشی لکھتے ہیں۔ ۱۸ اگست احرار کانفرنس لودھراں میں ہوئی اسی وقت ایک چٹھی صدر جلسہ احرار کے نام بھیجی گئی۔ جس میں لکھا گیا۔ کہ آپ ہر سال ہمارے خلاف غلط بیانیوں سے کام لیتے ہیں۔ بہتر ہوگا کہ آپ باقاعدہ شرائط کا تصفیہ کر کے تبادلہ خیالات کر لیں۔ اس پر مسلسل دو گھنٹے گفتگو ہوتی رہی۔ جس میں غیر احمدی علماء کی طرف سے نہایت نازیبا حرکات ہوتی رہیں۔ اور کئی ایک معززین نے اس بات کا عین مجمع میں اقرار کیا کہ احمدی نہایت شرافت سے گفتگو کرتے ہیں۔ بالآخر دو گھنٹہ وقت مناظرہ ہونے پر ایک سرکاری افسر نے غیر احمدی علماء کو مخاطب ہو کر کہا۔ کہ ان لوگوں نے آج اسلام کو بہت بدنام کیا۔ اور بہت گندی باتیں مونہہ سے نکالی ہیں۔ ہماری مستورات یہاں تھیں۔ ان کی موجودگی میں بھی یہ لوگ نازیبا حرکات کرتے رہے۔ کیا ہم ان سے یہ اسلام سیکھنے آئے تھے۔ ہمارے لئے احمدی جماعت ہی قابل عزت ہے اور ایسے علماء پر ہم احمدیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایک غیر احمدی مولوی کے یہ کہنے پر کہ ابتداء احمدیوں نے کی ہے۔ صاحب موصوف نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ ابتداء اور انجام سب تمہاری طرف سے ہو

اعلان:۔ جماعت احمدیہ فیروز پور شہر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بابو محمد انور صاحب وہاں سے کہیں چلے گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو انکے متعلق علم ہو کہ وہ کہاں ہیں۔ یا وہ خود یہ سطور دیکھیں تو نظارت ہذا کو جلد اطلاع دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

ہر قسم کی ڈاک پر پابندیاں

شملہ یکم ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بین الاقوامی صورت حالات کی نزاکت کے پیش نظر حکومت ہند نے برطانی ہند۔ ہندوستانی ریاستوں اور ہندوستان سے باہر جانے اور آنے والی ہر قسم کی ڈاک پر جس میں منی آرڈر اور پارسل بھی شامل ہیں۔ سنسر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بارے میں حکومت کی حکمت عملی یہ ہوگی۔ کہ نہ تو پبلک کو خط وکتابت میں دقت پیش آئے اور نہ ڈاک دیر سے پہنچے۔

پبلک سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے مفاد کے پیش نظر مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرکے ان حکام سے تعاون کرے جو سنسر شپ کے لئے مقرر ہونگے۔

(۱) ہر پارسل یا پیکٹ وغیرہ پر بھیجنے والے کا نام اور پورا پورا پتہ مندرج ہو۔
(۲) جہاں تک ممکن ہو پرائیویٹ خط وکتابت انگریزی میں کی جائے خطوط واضح الفاظ میں لکھے جائیں اور مختصر سے مختصر خط لکھنے کی کوشش کی جائے۔
(۳) اگر ممکن ہو تو کاروباری خط وکتابت انگریزی میں کی جائے
(۴) اگر انگریزی کی بجائے کوئی اور زبان استعمال کی گئی ہو تو پوسٹل آرٹیکل کے کور پر لکھ دیا جائے کہ کونسی زبان استعمال کی ہے۔ انگریزی کے سوا کسی دوسری زبان کا استعمال آرٹیکل کی وصولی میں تاخیر کا موجب ہوگی۔
(۵) لفافوں پر کم سے کم ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ خط لکھنے میں لکیر دار کاغذ استعمال نہیں ہونا چاہیئے۔ نہ لفافے میں سادہ کاغذ رکھنے چاہئیں۔
(۶) جو فرمیں بیرونی ممالک سے خط وکتابت کریں انہیں ایسے لفافے استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ جن پر ان کے حسن کارکردگی کے متعلق کسی قسم کی تصویر ہو اگر خط وکتابت حکومت سے متعلق ہو تو اس کی حقیقت کی وضاحت لفافے پر نہیں ہونی چاہیئے۔

برقی اور ٹیلیفونی پیغامات پر پابندیاں

شملہ یکم ستمبر۔ بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر احتیاطی طور پر حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ برطانی ہند و ہندوستانی ریاستوں اور بیرونی ممالک کے درمیان تمام برقی پیغامات پر سنسر مقرر کر دیا جائے۔ ریڈیو ٹیلیگرافی اور ٹیلیفونی سروسیں مزید نوٹس تک بند کر دی جائیں گی۔ پورٹ بلیئر ریڈیو ٹیلیگرافی سروس اور دوسری سروسیں عنقریب جاری کر دی جائیں گی۔ تار ارسال کرنے والوں کے لئے ذیل کے ضوابط کی پابندی لازمی ہے
(۱) مختصر پتے نہیں لکھنے چاہئیں (۲) تمام برقیات پر برقیات بھیجنے والوں کا نام اور پورا پتہ درج ہونا چاہیئے۔ (۳) برقیات آسان انگریزی یا فرانسیسی زبان میں ہونے چاہئیں۔ فرانسیسی زبان استعمال کرنے کی صورت میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

علامہ مشرقی کی لکھنؤ میں گرفتاری اور رہائی

لکھنؤ یکم ستمبر۔ کل رات ۲½ بجے لکھنؤ پولیس نے مسٹر جے ایم چارلس سٹی مجسٹریٹ کی زیر قیادت خاکسار لیڈر علامہ مشرقی اور ان کے بعض رفقاء کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد انہیں ڈسٹرکٹ جیل کی حوالات میں بند کر دیا گیا۔ اور علامہ مشرقی سے دس دس ہزار روپے کی دو شخصی ضمانتیں اور بیس ہزار روپیہ کا مچلکہ طلب کیا گیا۔ علامہ مشرقی کی گرفتاری پر یوپی کونسل میں خان بہادر مسعود الزمان نے تحریک التوا پیش کرنی چاہی مگر صدر نے اس کی اجازت نہ دی۔ لاہور سے یکم ستمبر کی اطلاع تھی۔ کہ علامہ مشرقی کی لکھنؤ میں گرفتاری کے بعد علاقہ لاہور کے سالار خاکساران نے تمام خاکساروں کے نام ایک فرمان جاری کیا جس میں لکھا کہ تمام جانباز جو منتظرین کی فہرست پر ہیں۔ ایک لمحہ کے نوٹس پر لکھنؤ روانہ ہونے کی تیاری کرلیں یہ حکم جلد ہی جاری کیا جائیگا۔ (۲) ہندوستان کے تمام مراکز سے ساڑھے چار لاکھ خاکسار لکھنؤ جانے کے لئے تیار رہو جائیں کوچ کا حکم بہت جلد جاری ہوگا۔ (۳) ہر ناظم اعلیٰ۔ سالار اکبر اور سالار علاقہ کو ضروری تیاری کر لینی چاہیئے۔

خاکساروں پر دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جاری کردہ حکم میں لکھا ہے کہ چونکہ خاکساروں نے مدح صحابہ اور تبرا ایجی ٹیشن میں متشددانہ مداخلت پر دونوں فریقوں کے افراد کو قتل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اور شیعہ سنی دونوں میں خاکساروں کے اس رویہ کے خلاف سخت نفرت پھیلی ہوئی ہے اور عوام کے جذبات مشتعل ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں لکھنؤ کے خاکساروں نے نہایت تہدید آمیز رویہ اختیار کر رکھا ہے اور شہر میں ان کی قواعد پار چنگ اور دیگر فوجی سرگرمیوں سے نقض امن کا اندیشہ ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے امن عامہ کو محفوظ رکھنے اور فساد کو روکنے کے لئے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی خاکسار دو ماہ کے عرصہ تک ضلع لکھنؤ میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ شہر کا کوئی خاکسار خاکساروں کی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ خاکساروں کو وردیاں پہننے۔ امتیازی بلے لگانے اور خاکساری جھنڈے لے کر چلنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے

لکھنؤ سے ۲ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ یوپی حکومت نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جس میں درج ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے علامہ مشرقی اور ان کے گرفتار شدہ ساتھیوں کو دس دس ہزار روپیہ کی شخصی ضمانتیں اور دس دس ہزار روپیہ کی دو مزید ضمانتیں داخل کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ لیکن اب انہوں نے تحریری معافی مانگتے ہوئے حکومت کو اس امر کا یقین دلایا ہے کہ وہ فوراً اپنے اپنے صوبوں کو چلے جائینگے اور ایک سال تک یوپی میں واپس نہیں آئیں گے۔ اس کے علاوہ علامہ مشرقی نے یہ بھی وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ دوسرے صوبوں کے خاکساروں کو یوپی نہیں آنے دیں گے۔ اور نہ یوپی کے خاکساروں کو شیعہ سنی تنازع میں حصہ لینے کی اجازت دیں گے۔ حکومت نے ان کی درخواست کو منظور کرکے انہیں رہا کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ میں کانگرس کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش

شملہ ۲ ستمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنگ کی صورت حالات کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے وائسرائے پولیٹیکل لیڈروں کو مدعو کرنے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے گاندھی جی کو شملہ آنے کی دعوت دی ہے پولیٹیکل حلقوں میں اس اقدام کو سراہا جا رہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ چند والیان ریاست کو بھی شملہ بلایا جائے گا۔ واردھا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وائسرائے کی دعوت پر گاندھی جی سے مشورہ کرنے کے لئے سردار پٹیل بھی دہلی روانہ ہو رہے ہیں بہت ممکن ہے کہ آپ ان کے ساتھ ہی شملہ جائیں۔ یہ امر بھی یقینی ہے کہ بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس کو بھی وائسرائے نے بات چیت کے لئے مدعو کیا ہے اور وہ جلد ہی شملہ آئینگے ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کیا پنڈت جواہر لال نہرو سے بھی اسی طرح مشورہ کیا جائیگا یا نہیں۔ لیکن بہرحال اس گفتگو کا مقصد یہ ہے کہ جنگ کا اعلان کر دینے کی صورت میں ہندوستان کا زیادہ سے زیادہ تعاون حاصل کیا جائے۔ اگرچہ گاندھی جی کے خیالات کانگرسی وزراء اعظم پر بھی حاوی ہوتے ہیں۔ لیکن شملہ میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ تمام صوبوں کے وزیراعظم بھی مدعو کئے جائینگے۔ وائسرائے کے اس اقدام کو بہت پسند کیا جا رہا ہے کیونکہ اس سے ہندوستان اور برطانیہ میں باہمی اعتماد کے ایک ایسے دور کے آغاز کے آثار پائے جاتے ہیں جس میں آئینی مسائل پر بھی اعتماد پیدا ہو سکتا ہے۔

277

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جرمنی کا حملہ پولینڈ پر

یکم ستمبر کو جرمن افواج نے تین طرفوں سے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ حملہ اچانک کیا گیا۔ اور حکومت جرمن کی طرف سے کسی قسم کا الٹی میٹم نہیں دیا گیا۔ جرمن افواج کے حملے تین محاذوں سے شروع ہیں۔ اولاً پرشیا سے ثانیاً سلیشیا سے۔ ثالثاً سلواکیہ سے حملہ کرنے کے بعد ہی جرمن طیاروں نے اپنی کارروائی شروع کر دی۔ پولینڈ کے جن پانچ شہروں پہ بمباری کی گئی ہے۔ ان میں پولینڈ کا دار لخلافہ وارسا بھی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شہریوں کو جرمنی کے اس جارحانہ اقدام کا کچھ علم نہیں تھا۔ بمباری کے متعلق حکومت جرمنی کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن بمباروں نے شہریوں پہ بم نہیں برسائے۔ بلکہ ان جگہوں پر بمباری کی ہے۔ جہاں پولینڈ کی فوجیں جمع ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پولینڈ پر حملہ کرنیکے متعلق ہر ہٹلر کا بیان

یکم ستمبر ہر ہٹلر نے اعلان کیا۔ کہ حکومت پولینڈ نے میری امن پسندانہ خواہش کا احترام نہیں کیا اور ہتھیار اٹھانے پر اپنی آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ پولینڈ میں رہنے والے جرمنوں پر غیر معمولی تشدد کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں شہر چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ سرحدات پر جو حادثات رونما ہوئے ہیں۔ وہ ناقابل برداشت ہیں۔ اور ان سے یہ حقیقت ظاہر ہو گئی ہے۔ کہ پولینڈ جرمنی سرحدات کا احترام کرنے کو تیار نہیں اس قسم کی کارروائی کا سد باب کرنے کے لئے میرے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں کہ آج سے تشدد کا جواب تشدد سے دینا شروع کر دیا جائے جرمن افواج اپنے ملک کی آزادی اور وقار کے لئے آخری دم تک لڑیں گی۔ مجھے تمام جرمن سپاہیوں سے یہ توقع ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو نیشنلسٹ جرمن کے نمائندے خیال کرتے ہوئے اپنے فرائض کا احساس کریں گے ؛

برطانیہ کا الٹی میٹم جرمنی کو

مسٹر چیمبرلین نے یکم ستمبر کو دار العوام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے ملک معظم کی حکومت کی طرف سے ہٹلر کو ایک مکتوب لکھا کہ یورپ کو خونی ہولی کھلانے سے بہتر ہے۔ کہ ڈینزگ کا فیصلہ پر امن گفت و شنید سے کر لیا جائے۔ جس کے لئے پولینڈ بھی تیار ہے۔ اس کا جواب ہٹلر کی طرف سے دیا گیا۔ اس کے جواب میں پھر خط لکھا گیا۔ اور پولینڈ اور جرمنی دونوں سے کہا گیا۔ کہ جب تک مصالحت کی گفتگو جاری ہے۔ دونوں ملک اپنی اپنی فوجیں سرحدات سے واپس بلا لیں۔ لیکن اس خط کا اثر بالکل الٹا ہوا۔ زیادہ سے زیادہ فوجیں جمع کی گئیں۔ آپ نے کہا کہ اس کے بعد پھر ہٹلر کو ملک معظم کی حکومت کا ایک خاص پیغام بھیجا گیا۔ جس کا جواب ہٹلر کی طرف سے اب تک نہیں دیا گیا۔ آج صبح کے واقعات نے حالات کو یکسر بدل دیا۔ ہٹلر نے جواب کی بجائے پولینڈ پر حملہ کر دیا جس سے حالات بہت زیادہ نازک ہو گئے ہیں۔ ملک معظم کی حکومت نے پولش سفیر کو یقین دلایا ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ پولینڈ سے کئے گئے وعدوں کو پورا کریں گے ؛

اس کے بعد آپ نے اعلان کیا کہ ملک معظم کی حکومت نے سر نیول ہینڈرسن برطانوی سفیر مقیم برلن کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ وہ ہٹلر کو بتا دے کہ اگر اس نے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اپنی فوجیں واپس نہ بلائیں تو برطانیہ جوابی کارروائی کرنے پر مجبور ہو گا۔

ڈینزگ کو جرمنی نے اپنے ساتھ شامل کر لیا

ہر فورسٹر نے ہر ہٹلر کو ایک برقیہ ارسال کیا۔ جس میں لکھا۔ کہ میں نے ابھی ابھی ڈینزگ کو ریشتاغ میں شامل کرنے کے دستوری آئین پر دستخط کر دیئے ہیں اور اس آئین کا نفاذ بھی کر دیا ہے۔ ڈینزگ کے پہلے آئین کی تنسیخ کر دی گئی ہے۔ اب ڈینزگ اور اس کی آبادی ریشتاغ کا ایک حصہ سمجھی جائے گی“۔

فیوہرر! میں ڈینزگ اور اس کے باشندوں کی قسم دے کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس دستوری آئین کو قبول فرماتے ہوئے۔ ریشتاغ کے ایک قانون کی مدد سے اسے اپنی سلطنت میں شامل کر لیں۔ میرے آقا ڈینزگ ہمیشہ تیرا ممنون رہے گا۔ اسے تجھ پر ابدی اعتماد ہے۔

ہٹلر نے اس کے جواب میں لکھا کہ ”میں آپ کے اظہار وفاداری کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جرمنی اب پہلے سے زیادہ وسیع ہے صمیم قلب سے آپ کی تجویز کا خیر مقدم کرتا ہوں عنقریب ڈینزگ کو جرمنی میں دوبارہ شامل کرنے کا قانون نافذ کر دیا جائے گا۔ میں آپ کو ڈینزگ کا حاکم اعلیٰ مقرر کرتا ہوں۔ چنانچہ ایسا قانون پاس کر دیا گیا ؛

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ اور ہر ہٹلر کی خط و کتابت

ڈینزگ اور کوریڈور کے مسئلہ پر برطانیہ اور جرمنی کے درمیان جو طویل خط و کتابت ہوئی۔ یکم ستمبر کو اسے لنڈن میں شائع کر دیا گیا۔ ذیل میں اس کے اہم اقتباسات درج کئے جاتے ہیں جرمنی کا ۲۸ر اگست والا جواب فرانس اور پولینڈ کی گورنمنٹوں کو بھیجا گیا۔ پولش گورنمنٹ نے جرمن حکومت کو یہ مطلع کرنے کے لئے برطانوی حکومت کو اختیار دے دیا کہ پولینڈ جرمنی کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہے جرمنی کا جواب ۲۹ر اگست کو برطانوی سفیر کو موصول ہوا جس میں ان تمام واقعات کو جن سے صورت حالات نازک ہوئی بالکل غلط انداز میں پیش کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ پولش نمائندہ گفت و شنید کے تمام اختیارات لے کر ۳۰ر اگست کو برلن پہنچے۔ برطانوی گورنمنٹ نے اس کا جواب جرمنی کے وزیر خارجہ ربن ٹراپ کو ۳۰ر اگست آدھی رات کے وقت دے دیا۔ ہر وان ربن ٹراپ نے اس کے جواب میں ایک طویل دستاویز پڑھی جو جرمن زبان میں تھی۔ اور جس میں ۱۶ نکات پیش کئے گئے تھے۔ جب سر نیول ہینڈرسن برطانوی سفیر نے کہا کہ ۲۹ر اگست کو آپ نے جو وعدہ کیا تھا۔ اس کے مطابق اپنی تجاویز پیش کریں۔ تو اس کے جواب میں ربن ٹراپ نے کہا کہ اب وقت گزر چکا ہے۔ کیونکہ پولش نمائندہ آدھی رات سے پہلے برلن نہیں پہنچا جس کا جرمن گورنمنٹ نے مطالبہ کیا تھا۔ جب پولش گورنمنٹ کو ربن ٹراپ کی اس گفتگو کا علم ہوا تو اس نے برطانوی گورنمنٹ کو ۳۱ر اگست کے روز اطلاع دی۔ کہ وہ اپنے سفیر مقیم برلن کو گفت و شنید کے لئے تجاویز پیش کرنے کی ہدایت کر دے گی۔ لیکن ۳۱ر اگست کو پولش سفیر جرمن وزیر خارجہ سے ملاقات نہ کر سکا۔ کیونکہ جرمن گورنمنٹ نے پہلے ہی پولینڈ اور جرمنی کے مابین رسل و رسائل کے تمام سلسلوں کو منقطع کر دیا تھا۔ ۲۲ر اگست کو مسٹر چیمبرلین نے ہر ہٹلر کو ایک خط روانہ کیا جس میں لکھا۔ کہ اگر ایک بار جنگ چھڑ گئی۔ تو یہ سمجھنا نہایت خطرناک ہو گا۔ کہ فوراً ختم ہو جائے گی ہم دونوں قوموں کے درمیان اگر جنگ ہوئی تو وہ عظیم ترین تباہی کا باعث ہو گی۔ ہر ہٹلر نے اس خط کا یہ جواب دیا کہ جرمن ریش بھی دیگر ممالک کی طرح بعض قطعی مفاد رکھتی ہے جنہیں ترک کرنا اس کے لئے ناممکن ہے۔ ڈینزگ کے جرمن شہر اور اس کے متعلقہ کاریڈور کا مسئلہ بھی ان اہم مسائل میں شامل ہے اور انگلینڈ کے بھی کئی مدبر اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں ؛

جنگ کے متعلق وزیر اعظم برطانیہ کا اعلان

یکم ستمبر کو برطانوی پارلیمنٹ میں مسٹر چیمبرلین نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب وقت باتیں کرنے کا نہیں رہا۔ بلکہ عمل کرنے کا ہے۔ آپ نے کہا۔ جو کچھ ہونے والا ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ واری جرمن چانسلر پر ہے۔ وہ واحد شخص ہے۔ جو اپنے احمقانہ مقاصد کی تکمیل کے لئے بنی نوع انسان کا خون بہانے چلا ہے۔

اس کے بعد مسٹر چیمبرلین نے برطانیہ کی جنگی تیاریوں کی تفصیل بیان کی اور کہا۔ کہ